سلسلة قصص الانبیاء

10

عجیب بشارت





اشتیاق احمد

دارالسلام
DARUSSALAM

سلسلۃ قصص الانبیاء

10

عجیب بشارت

قصہ سیدنا یعقوب علیہ السلام



اشتیاق احمد

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • ہیوسٹن • نیویارک
دارالسلام
DARUSSALAM

ح مكتبة دار السلام، ١٤٢٦ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
احمد، اشتياق
قصة يعقوب عليه السلام باللغة الأردية/ اشتياق احمد - الرياض، ١٤٢٦ هـ
ص: ٢٤ مقاس: ١٧×٢٤ سم
ردمك: ×-٦٩-٧٣٢-٩٩٦٠
١- يعقوب (عليه الصلاة والسلام) ٢- قصص الانبياء أ- العنوان
ديوي ٢٢٩,٥ ١٤٢٦/٤٠٢٣
رقم الإيداع: ١٤٢٦/٤٠٢٣
ردمك: ×-٦٩-٧٣٢-٩٩٦٠

نام کتاب: عَجیب بَشارت (سلسلۂ قصص الانبیاء ⑮) مصنف: اشتیاق احمد

منتظم اعلیٰ: عبدالمالک مجاہد

مجلس نظامیہ: محمد طارق شاہد (انچارج شعبۂ اطفال و شباب) حافظ عبدالعظیم اسد (منیجر دارالسلام لاہور)

مجلس مشاورت: حافظ صلاح الدین یوسف ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر اشتیاق احمد اشفاق احمد خاں
عرفان جمیل محمد امین ثاقب قاری طارق جاوید

ڈرائنگ اینڈ السٹریشن: زاہد سلیم چودھری (آرٹ ڈائریکٹر)

معاونین: میاں خالد محمود احسن محمود فریدہ جمال تنویر حسن حافظ کاشف ظہیر
احمد غنی صدیق احمد صدیقی خطاط: اکرام الحق

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659

Website: http://www.dar-us-salam.com E-mail: riyadh@dar-us-salam.com

① طریق مکہ۔ العلیا۔ الریاض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ② جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270
③ شارع الاربعین۔ الملز۔ الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221 ④ الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551

شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 لندن فون: 5202666 208 0044 فیکس: 208 5217645
امریکہ ① ہوسٹن فون: 7220419 713 001 فیکس: 7220431 ② نیویارک فون: 6255925 718 001 فیکس: 6251511

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شو روم)

① 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072
website: www.darussalampk.com e-mail: info@darussalampk.com

② غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703 ③ موُن مارکیٹ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون: 7846714
④ F8 مرکز، اسلام آباد فون: 0092-51-2500237 ⑤ شن طارق روڈ (بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال) کراچی فون: 0092-21-4393936 فیکس: 4393937

پیش لفظ

اولاد ہمیشہ انسان کی کمزوری رہی ہے۔

اولاد نہ ہو تو انسان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ اولاد میں صرف بیٹیاں ہوں تو اپنی قسمت کو کوسنے لگتا ہے۔ صرف بیٹے ہی ہوں تو بیٹی کے لیے آنکھیں ترسنے لگتی ہیں۔ اگر اولاد نافرمان ہو تو انسان جیتے جی خود کو زندہ درگور محسوس کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اولاد کو انسان کے لیے آزمائش سے تعبیر کیا ہے۔ اولاد نالائق و نافرمان ہو تو انسان کے لیے اس سے بڑی آزمائش کیا ہو سکتی ہے اور اگر سرے سے اولاد ہی نہ ہو تو پھر بھی انسان پل بھر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔

اللہ ربّ العالمین کی آخری الہامی کتاب قرآنِ مجید میں جا بجا اس بات کا تذکرہ موجود ہے کہ اس کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم کی پابندی کرتا ہے۔ سورۃ الانعام میں فرمانِ الٰہی ہے کہ اس دنیا میں کسی درخت کا ایک پتا بھی اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گرتا۔

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ ہر ذی روح کے پیدا ہونے سے مرنے تک اس کے ہر معاملے کا اسے علم ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ پتھر کے اندر کیڑے کے حالات سے بھی باخبر ہوتا ہے اور اس کے رزق کا انتظام کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہمہ گیر حاکمیت کا یہ معاملہ ہو تو پھر انسان، جسے قرآنِ مجید میں ناشکرا تھڑدلا اور اسی طرح کے دیگر القابات سے نوازا گیا ہے، وہ کتنی ڈھٹائی کے ساتھ اپنے اور

اس دنیا کی ہر چیز کے خالق و مالک کو چھوڑ کر اولاد جیسی نعمت کے حصول کے لیے اس کے در پر حاضر ہونے کے بجائے، شیطان کے ورغلانے پر جگہ جگہ قبروں اور مزاروں پر سجدہ ریز ہوتا ہے۔ وہ جو خود بے بس و لاچار ہیں، جو خود اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے اُمید وار رہے وہ اسے کیا دیں گے۔

عجیب بشارت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے اولاد نہ دینا چاہے تو ہزار جتن کر لے اُسے اولاد نصیب نہیں ہوتی اور جسے اولاد دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو پھر بانجھ اور عمر رسیدہ عورتوں کی گود بھی ہری کر دیتا ہے۔ یہ شانِ بے نیازی اللہ رب العالمین ہی کو زیب دیتی ہے۔ ہمیں بھی ہر حال میں، ہر معاملے میں اپنے خالق و مالک ہی سے مانگنا چاہیے۔

والسلام

عبدالمالک مجاہد

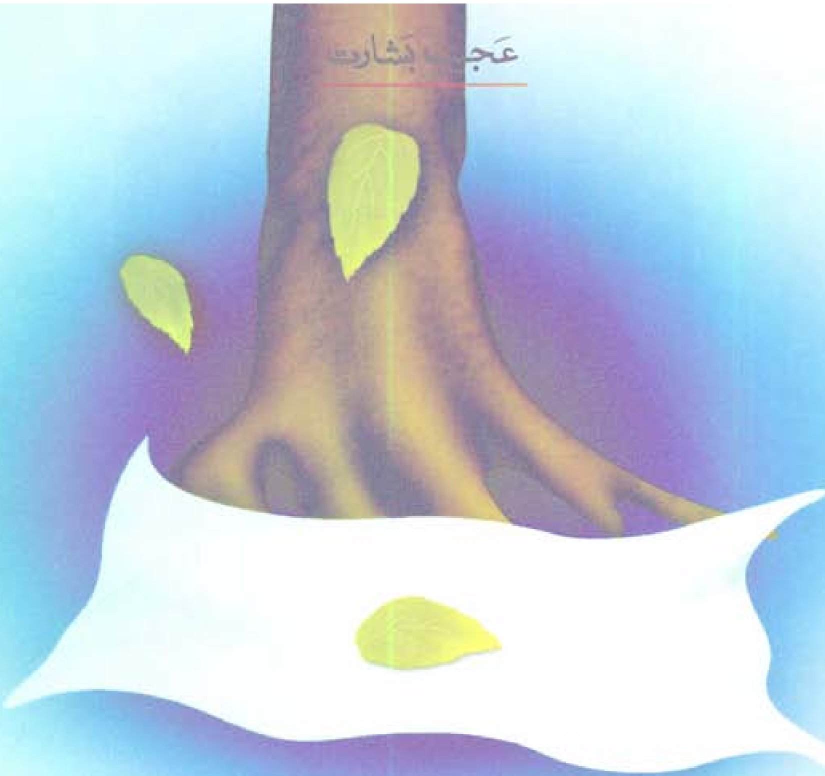


''اوہو! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں...... یہ عورتیں اس درخت کے نیچے کیوں بیٹھی ہیں؟'' کار میں بیٹھے ہوئے ایک غیر ملکی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اولاد کے لیے۔'' اس کا میزبان مسکرایا۔

''کیا کہا...... اولاد کے لیے...... آپ کا مطلب ہے...... یہ عورتیں اس درخت سے اولاد مانگ رہی ہیں؟''

''یہ تو معلوم نہیں...... ان کا عقیدہ کیا ہے، لیکن یہاں یہ بات مشہور ہے...... یا یوں کہہ لیں کہ مفاد پرستوں نے جان بوجھ کر یہ بات مشہور کر دی ہے کہ اگر کوئی عورت اس درخت کے نیچے دامن پھیلا کر بیٹھ جائے اور اس کی جھولی میں ایک پتا آ کر گرے تو



اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوگی اور اگر دو پتے گریں تو لڑکا پیدا ہوگا......"

"استغفر اللہ! کس قدر فضول خیالات ہیں...... آپ کی حکومت ایسے کاموں سے لوگوں کو روکتی نہیں؟"

"جی نہیں! ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے۔"

"لیکن میں ان لوگوں کو تبلیغ کیے بغیر آگے نہیں بڑھوں گا...... ایسے خیالات شرک ہیں...... اولاد دینے والا صرف اللہ باری تعالیٰ ہے...... وہ چاہے تو بانجھ عورت کے اولاد ہو جائے اور چاہے تو اولاد کے قابل ہوتے ہوئے بھی اولاد نہ ہو...... یہ سب تو بس اس کی مرضی ہے...... آیئے ذرا ان عورتوں کے پاس چلتے ہیں...... بے پردہ تو یہ بیٹھی ہی



ہیں...... انھوں نے سننا گوارا کر لیا تو ٹھیک...... ورنہ ہم آگے چلے جائیں گے۔''

''مجھے کوئی اعتراض نہیں...... لیکن جہاں تک میرا خیال ہے، یہ لکیر کی فقیر ہیں...... جس راستے پر لگ گئیں...... لگ گئیں...... اب یہ آپ کی بات نہیں سنیں گی۔''

''اس کے باوجود میرا فرض بنتا ہے...... انھیں اس شرک سے روکوں...... کیونکہ مشرک کو اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی نہیں ملے گی۔''

''آیئے پھر۔''

دونوں کار سے اتر کر ان کی طرف قدم بڑھانے لگے...... اس جگہ ایسے اور بھی کئی درخت تھے، یہ سب کے سب بیری کے درخت تھے...... ہر درخت کے نیچے آٹھ دس

عورتیں موجود تھیں...... دائیں طرف کسی کا مزار تھا...... مزار کی عمارت شان دار تھی...... بائیں طرف ایک وسیع اور عالی شان مسجد تھی...... لیکن مسجد میں اکا دُکا ہی آدمی بیٹھے نظر آئے۔ جب کہ مزار میں لوگوں کا ازدحام تھا۔

''عبدالخالق صاحب! ایک بات سوچ لیں۔'' میزبان نے کہا۔

''وہ کیا احمد علی صاحب؟''

''اگر ان عورتوں نے آپ کی باتیں سن کر شور مچا دیا تو یہ ہجوم ہم پر ٹوٹ پڑے گا اور ہماری تکا بوٹی کر دے گا۔''

''ان شاء اللہ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی...... بات کہنے کا ایک انداز ہوتا ہے...... میں ان شاء اللہ اچھے طریقے سے بات کروں گا۔''

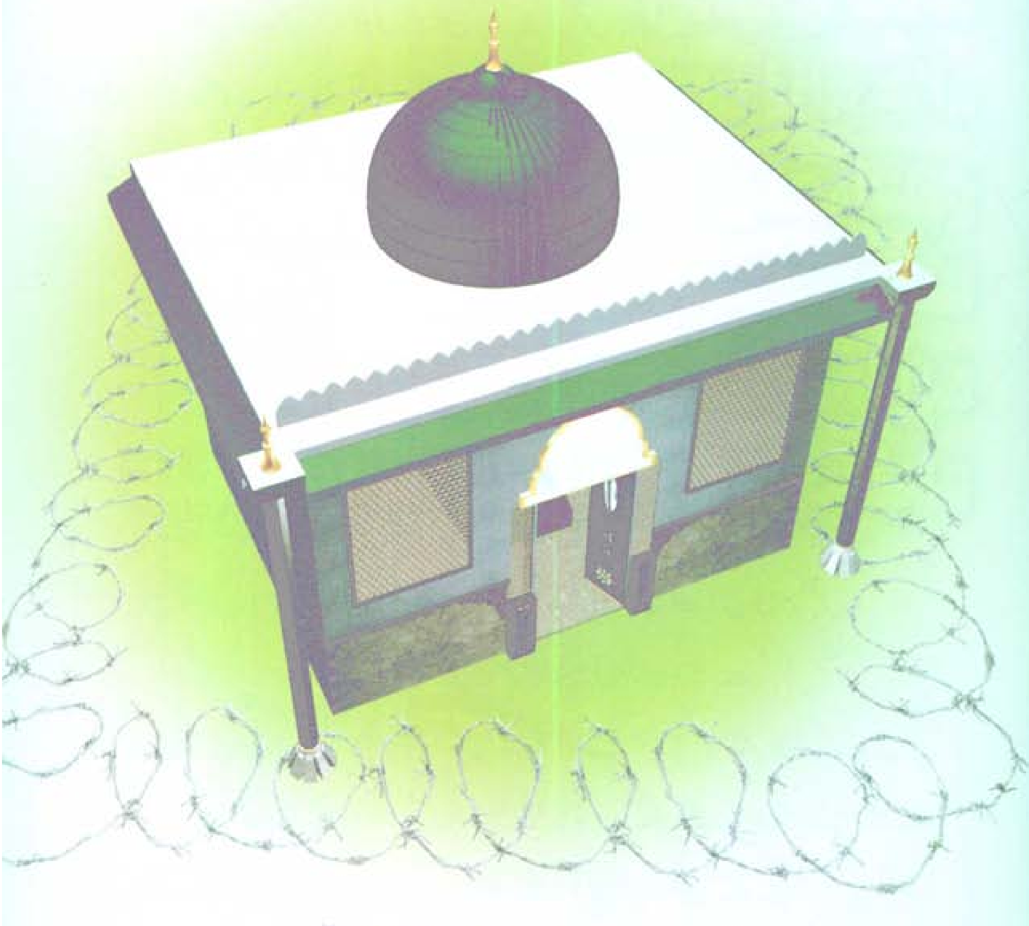
''اچھی بات ہے۔'' احمد علی نے سر ہلا دیا۔

وہ پرسکون انداز میں قدم اٹھاتے عورتوں کے نزدیک پہنچ گئے، تاہم انھوں نے مناسب فاصلہ برقرار رکھا اور انھیں متوجہ کرتے ہوئے بولے:

''میری بہنو! میں اللہ کے رسول ﷺ کے شہر سے آیا ہوں۔''

عورتیں فوراً ان کی طرف متوجہ ہوگئیں......

''آپ نے تو وہ شہر دیکھا نہیں ہوگا...... اللہ آپ کو لے جائے...... حج کی سعادت نصیب فرمائے...... میں مدینہ منورہ یعنی نبیٔ کریم ﷺ کے شہر سے آپ کے لیے ایک پیغام لایا ہوں...... کیا آپ نبیٔ کریم ﷺ کے شہر سے لایا ہوا پیغام سننا پسند کریں گی...... سننا چاہیں گی تو ٹھیک...... ورنہ ہم چلے جاتے ہیں۔''



''نہیں...... نہیں...... ہم سنیں گی...... آپ سنائیں۔''

''اچھا تو پھر سنیے...... نبیٔ اکرم ﷺ کے جدِ امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب سو سال ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا...... اس وقت آپ کی بیوی سیدہ سارہ علیہا السلام کی عمر نوے سال تھی۔ فرشتے نے انھیں خوش خبری سنائی کہ آپ کے ہاں ایک بیٹا ہوگا...... یہ سن کر دونوں حیران ہوئے کہ اس بڑھاپے میں بھلا اولاد کس طرح ہوگی...... اور سیدہ سارہ علیہا السلام تو یوں بھی بانجھ تھیں...... ان کے ہاں تو اولاد ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ تو یہ سن کر پکار اُٹھیں:

'ہائے افسوس! کیا میرے ہاں اولاد ہوگی۔'

سورۂ ھود میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

'وہ (سارہ علیہا السلام) کہنے لگی: ہائے افسوس! میرے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے، میں خود بڑھیا اور یہ میرے خاوند بھی بہت بڑی عمر کے ہیں۔ یہ تو یقیناً بڑی عجیب بات ہے! فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، بے شک اللہ بڑا قابلِ تعریف بڑی شان والا ہے۔'

اب یہاں یہ بات بھی سن لیں کہ جو فرشتے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ خوش خبری لے کر آئے تھے، وہ دراصل انسانی شکل میں آئے تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے انھیں مہمان خیال کیا۔ آپ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ نے ان کے لیے فوراً ایک بچھڑا ذبح کیا اور گوشت بھون کر لے آئے...... لیکن انھوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا

الله

قالت يويلتى
ءالد وانا عجوز
وهذا بعلى شيخا ان هذا
لشيء عجيب قالوا اتعجبين
من امر الله رحمت الله وبركته
عليكم اهل البيت انه حميد مجيد



اس لیے کہ فرشتے تو کھاتے پیتے ہی نہیں...... اب سیدنا ابراہیم علیہ السلام پریشان ہوئے کہ یہ کھا کیوں نہیں رہے، کسی بُری نیت سے تو نہیں آئے۔ اس زمانے میں دستور تھا کہ جب کوئی کسی کی ضیافت قبول کرنے سے انکار کرتا تھا تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ شخص مہمان بن کر نہیں آیا بلکہ بُرے ارادے سے آیا ہے۔ ادھر فرشتوں نے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر کہا:

'ڈرنے کی ضرورت نہیں...... ہم انسان نہیں...... آپ کے ربّ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ ہم قومِ لوط پر عذاب نازل کرنے کے لیے آئے ہیں اور ساتھ میں آپ کو ایک لڑکے کی خوش خبری سنانے آئے ہیں۔'

ان کی بات سن کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

'تم مجھے لڑکے کی بشارت دیتے ہو، حالانکہ مجھ پر بڑھاپا سوار ہو چکا ہے۔'

جواب میں انھوں نے کہا:

'ہم آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ بہت جلد آپ کی بیوی سارہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔'

سیدہ سارہ علیہا السلام بھی قریب کھڑی تھیں۔ انھوں نے بھی یہ گفتگو سنی اور حیران رہ گئیں۔ تب فرشتوں نے ان کی حیرت دور کرنے کے لیے کہا:

'تمھارے ہاں ایک جلیل القدر بیٹا ہوگا، اس کا نام اسحاق ہوگا اور آپ کے اس بیٹے کے ہاں یعقوب پیدا ہوں گے جو عالی شان نبی ہوں گے۔'

'اس دہری بشارت کو سن کر سیدہ سارہ علیہا السلام نے تعجب کا اظہار کیا، ان کے خیال میں ایسا ہونا ظاہری طور پر ناممکن تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے تو کوئی چیز ناممکن ہے ہی نہیں، اس نے تو ماں باپ کے بغیر تمام


اللہ

انسانیت کے باپ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر سکتا ہے، وہ بڑھاپے میں اولاد کیونکر نہیں دے سکتا۔'

چنانچہ فرشتوں نے کہا:

'تعجب نہ کرو، اللہ کی مرضی یہی ہے اور تمہارے خاندان پر تو اللہ کا فضل ہمیشہ ہی رہا ہے۔'

فرشتوں نے سیدہ سارہ علیہا السلام کو یہ خوش خبری اس لیے بھی سنائی تھی کہ ان سے پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دوسری بیوی ہاجرہ علیہا السلام سے سیدنا اسماعیل علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے مگر سیدہ سارہ علیہا السلام اس وقت تک بے اولاد تھیں اور اس وجہ سے غمگین رہتی تھیں۔

قرآن کریم میں یہ تمام قصہ سورۂ ھود، سورۃ الذاریات اور سورۃ الحجر میں موجود ہے۔

اسحاق علیہ السلام بڑے ہوئے تو انھوں نے رفقا بنت بتوایل سے شادی کی۔ اس وقت ابراہیم علیہ السلام بھی زندہ تھے۔ جب سیدنا اسحاق علیہ السلام نے اولاد کے لیے دعا کی تو ان کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام عیسو رکھا گیا اور دوسرے کا نام یعقوب رکھا گیا۔ یعقوب کا دوسرا نام اسرائیل ہے۔ انھی کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔ سیدنا اسحاق علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کی نسبت عیسو سے زیادہ محبت تھی۔ جب کہ ان کی بیوی رفقا کو یعقوب علیہ السلام سے زیادہ محبت تھی، کیونکہ وہ چھوٹے تھے۔ پھر اسحاق علیہ السلام بوڑھے ہو گئے، ان کی نظر کمزور ہو گئی۔ ایک دن انھوں نے اپنے بیٹے عیسو سے کھانا تیار کرنے کے لیے کہا۔ اسے حکم دیا کہ جا کر کوئی جانور شکار کرے اور اس کا گوشت پکا کر کھلائے تاکہ آپ اس کے حق میں دعا کریں......

وربك يخلق
ما يشآء ويختار
ما كان لهم
الخيرة ط
سبحان الله
وتعلى عما
يشركون

عیسو شکاری آدمی تھا، چنانچہ وہ شکار کی تلاش میں نکل گیا۔ ادھر رفقا نے اپنے بیٹے یعقوب سے کہا کہ وہ بکری کے دو بچے ذبح کر کے اپنے والد کی پسند کا کھانا تیار کرے اور عیسو کے آنے سے پہلے والد کو پیش کر دے تا کہ وہ اس کے حق میں دعا کریں۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام نے کھانا تیار کیا اور سیدنا اسحاق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔

جب اسحاق علیہ السلام نے کھانا کھالیا تو سیدنا یعقوب علیہ السلام کو دعا دی:

'وہ اپنے تمام بھائیوں سے زیادہ عزت والا ہو۔ ان کا اور ان کے بعد آنے والی قوم کا سردار ہو اور اس کا رزق اور اولاد بہت زیادہ ہو۔'

عیسو کو جب معلوم ہوا کہ یعقوب علیہ السلام نے اس کے آنے سے پہلے ہی کھانا والد کو پیش کر دیا ہے اور انھوں نے اس کے حق میں دعا بھی کی ہے تو وہ غضب ناک ہو گیا۔ اس نے یعقوب علیہ السلام کو دھمکی دی، بولا:

'میں والد کی وفات کے بعد تمھیں قتل کر دوں گا۔'

پھر اس نے سیدنا اسحاق علیہ السلام سے اپنے لیے دوسری دعا کرنے کے لیے کہا۔ اس پر سیدنا اسحاق علیہ السلام نے دعا کی:

'اے اللہ! اس کی اولاد کو سخت اور زرخیز زمین ملے اور ان کے رزق اور پھلوں میں اضافہ ہو۔'

جب ان کی والدہ رفقا نے سنا کہ عیسو بھائی کو قتل کی دھمکیاں دے رہا ہے تو اس نے یعقوب علیہ السلام سے کہا:

'تم اپنے ماموں لابان کے پاس حرّان کے علاقے میں چلے جاؤ اور


سیدنا
اسحاق
علیہ السلام
سیدنا
یعقوب
علیہ السلام
عیسو

بھائی کا غصہ ٹھنڈا ہونے تک وہیں رہو اور اس کی بیٹیوں میں سے کسی سے شادی کرلو۔'

اس نے اپنے خاوند سیدنا اسحاق علیہ السلام سے بھی کہا کہ وہ اسے ایسا کرنے کی نصیحت کریں اور دعا دیں، چنانچہ سیدنا اسحاق علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام حران کی طرف روانہ ہو گئے۔

اس طرح سیدنا یعقوب علیہ السلام حران پہنچے۔ وہاں انھوں نے لابان کی بیٹی سے شادی کی۔ لابان کی دو بیٹیاں آپ کے نکاح میں آئیں...... اس وقت کی شریعت میں یہ جائز تھا۔ ایک شخص کے نکاح میں دو سگی بہنیں رہ سکتی تھیں۔ ان دو بہنوں کے ساتھ دو لونڈیاں بھی لابان نے انھیں دی تھیں۔ یہ لونڈیاں دراصل ان کی بیویوں کی خادمائیں تھیں۔

اس طرح سیدنا یعقوب علیہ السلام کے ہاں کثرت سے اولاد ہوئی۔ انھی میں سیدنا یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے......

پھر سیدنا یعقوب علیہ السلام اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اپنے علاقے کی طرف لوٹے۔ عیسو کو آپ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ آپ کے استقبال کے لیے آیا اور اپنے رویے کی معافی مانگی۔ یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا کی تھی، اور محفوظ رہے۔

اس طرح یعقوب علیہ السلام اپنے والد اسحاق علیہ السلام کے پاس واپس آگئے اور کنعان کے علاقے میں ان کے ساتھ ہی رہنے لگے۔ سیدنا اسحاق علیہ السلام ایک سو اسی سال کی عمر میں بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ سیدنا اسحاق علیہ السلام کو آپ کے والد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قریب اس غار



ترکی
مرسین
عدانہ
عینتاب
حران
نصیبین
فدان آرام
حلب
دریائے فرات
ماری
قبرص
شام
بحیرۂ روم
دمشق
صحرائے شام
القدس (یروشلم)
عمان
الخلیل (حبرون)
صحرائے نفود
عقبہ
ایلہ
سیناء



میں دفن کیا گیا، جو انھوں نے خریدا تھا۔ سیدنا اسحاق علیہ السلام کی وفات کے بعد یعقوب علیہ السلام نے ان کے مشن کو جاری رکھا۔ لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور انھیں اللہ تعالیٰ کے احکام سے آگاہ کیا جو بذریعہ وحی آپ تک پہنچتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح دیگر انبیاء کی طرف وحی فرمائی اسی طرح آپ کی طرف بھی وحی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جس طرح کہ نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف وحی کی۔‘

سیدنا یعقوب علیہ السلام نے عمر کا ایک بڑا حصہ کنعان میں گزارا اور جب آپ کے پیارے بیٹے سیدنا یوسف علیہ السلام مصر میں برسر اقتدار آئے تو آپ کنعان سے مصر منتقل ہو گئے۔ آپ کے باقی بیٹے بھی آپ کے ساتھ ہی مصر چلے گئے۔ اس وقت مصر کا حکمران اپوفیس نامی بادشاہ تھا۔ اس نے سیدنا یوسف علیہ السلام کی انتظامی لیاقت بھانپ کر تمام اختیارات ان کے سپرد کر دیے۔ گویا اس وقت سیدنا یوسف علیہ السلام کی حیثیت نائب بادشاہ کی تھی۔

سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے والد یعقوب علیہ السلام اور اپنے بھائیوں کو جس جگہ آباد کیا اسے جشن یا گوشن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔


ترکی
مرسین
عدانہ
عینتاب
حران
اوغاریت
حلب
دریائے فرات
قبرص
شام
بیروت
دمشق
بحیرۂ روم
القدس (یروشلم)
عمان
الخلیل (حبرون)
تانیس
عقبہ
ایلہ
سیناء
تل العمارنہ
مدین
www.KitaboSunnat.com

عبرانی زبان میں یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل ہے، ''اسرا'' کے معنی ہیں بندہ اور ''ایل'' کے معنی ہیں اللہ۔ گویا یہ نام دو اسموں سے مل کر بنا ہے، جس کے معنی ہیں، اللہ کا بندہ۔ عربی میں عبد اللہ کے معنی بھی یہی ہیں، اس طرح اسرائیل، عبد اللہ کا مترادف ہوا۔ اسی مناسبت سے یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل، اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا۔

مصر میں یعقوب علیہ السلام ستر سال زندہ رہے، اس طرح ان کی کل عمر 147 برس ہوئی۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کیا اور انھیں وصیت فرمائی اور ان سے ایک عہد لیا۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ یوں ہے:

> ''ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی (کلمۂ حق) کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی: کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے تمھارے لیے یہ دین چن لیا ہے، پس تمھیں ہرگز موت نہ آئے، مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ کیا یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انھوں نے اپنی اولاد سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء و اجداد کے معبود ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی۔ جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔''

اسی طرح یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ ان کی وفات کے بعد انھیں مصر میں دفن نہ کیا جائے۔ بلکہ انھیں ان کے آبائی گاؤں کنعان میں اس غار میں دفن کیا


الله
علیہ السلام
سیدنا
یعقوب

جائے، جہاں ان کے دادا ابراہیم علیہ السلام دادی سارہ علیہا السلام اور والدِ گرامی اسحاق علیہ السلام دفن ہیں۔

چنانچہ آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا اور آپ کو کنعان میں آپ کے آباء واجداد کے ساتھ دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی آپ پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں۔

تو میری بہنو! آپ نے دیکھا...... اولاد دینے والا تو صرف اللہ ہی ہے...... اور کوئی نہیں...... آپ صرف اسی سے مانگیں...... اللہ آپ کو اولاد سے نوازے اور آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، آمین!''

عجیب بشارت

ہمارے اردگرد، چار سو بے شمار آستانے، دربار اور مزار موجود ہیں۔
لوگ اپنے خالق و مالک کو چھوڑ کر اپنی حاجتیں اور مرادیں
پانے کے لیے اپنی جبینِ نیاز یہاں جھکاتے نظر آتے ہیں۔
انسان کتنا جاہل ہے کہ اپنے خالق کو بھول کر
مخلوق کے سامنے سر جھکانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔
وہ جو خود محتاج ہیں اُن سے کچھ طلب کرنا
سراسر حماقت و جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟
''عجیب بشارت'' میں یہی بشارت سنائی گئی ہے کہ
اس کائنات میں ہر چیز کا خالق و مالک اللہ ربّ العالمین ہی ہے۔
اس لیے دُنیا کی ہر حاجت کی تکمیل کے لیے اُسی سے رجوع کرنا چاہیے۔
بے شمار آستانوں، درباروں اور مزاروں کو چھوڑ کر
صرف اُسی سے ہر نعمت طلب کرنی چاہیے۔

ISBN 9960-732-69-X
9 789960 732695

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک